مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام

جو مجھ سے کہتے ہیں کہ مرثیے سوا کچھ اور
وہ چاہتے ہیں زباں سے مری سُنا کچھ اور
سمجھو نہیں تو کہوں اس کے ماورا کچھ اور
الم سے آلِ محمدؐ کے ہے بھلا کچھ اور

حدیث آتی ہے جب ہیں بکی کی مجھ کو یاد
بغیر مرثیہ سمجھو نہ ہوں لو اتحاد
اس اَمر میں جو ہوا ہو نبی سے یوں ارشاد
ممانعت ہے بھلا اس کی کفر یا کچھ اور

پر از عزا ہی زمانہ ہوا ہے جب سے خلق
وہ دل نہیں نہ ہوا ہو الم سے جس کو فرق
پر اس ستم کو تو دیکھو کہ کاٹا کس کا حلق
عزا ہے لاکھ طرح کی پہ یہ عزا کچھ اور

سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہے واسطے کس کے
علیؑ و فاطمہؓ ہیں مادر و پدر جس کے
کہا نبی نے جسے ہیں سو والدین اس کے
مرے حسینؑ کو مجھ سے نہ جاننا کچھ اور

یہ گفتگوے محمدؐ کی اس سخن پر دال
رسول کا ہے وہ قاتل جو ہے کشندۂ آل
گلا یہ کاٹ نبی کا کیا ہے خوں سے لال
میں اس گلے سے گلا وہ نہ سمجھوں کا کچھ اور

حدیث لحمک لحمی سے یوں ہوا مفہوم
دوئی جو جا ہو نبیؐ اور علیؑ میں سو معلوم
سرِ حسین جو رکھے چلے وہ مرتد شوم
سرِ نبی ہی تھا نیزے پہ وہ نہ تھا کچھ اور

جو اشقیا نے لٹایا میان خوں او رخاک
تنِ حسین نہ تھا تھا تنِ رسولِ پاک
کیا جو ظلم کے دشنے سے سینہ اُس کا چاک
نہ تھا وہ سینہ بجز صدرِ مصطفےٰؐ کچھ اور

کیا حسین کا جب کام ظالموں نے اخیر
غریب وہ جو بچے تھے ز طعمۂ شمشیر
نہیٹ قساوتِ قلبی سے کر انھوں کو اسیر
کہوں میں کیا کہ پھر اُن پر کیا ہے کیا کچھ اور

جو اُن کے پاس تھا سب لوٹ کر کیا یہ سوال
بتادو وہ بھی ہمیں کر رکھا ہے مخفی مال
کہا انھوں نے تمھارا غلط ہے وہم و خیال
برہنگی کے سوا ہم کنے نہ رہا کچھ اور

www.emarsiya.com

کسی طرح کا نہیں سایہ جز خدا کی ذات
ہماری کٹتی ہے روزانہ دھوپ میں اوقات
جو سوئیں شب کو جگہ تکئے کے سرھانے ہات
یہ فرش خاک یہاں ماسوا بچھا کچھ اور

بٹھا کے اونٹوں پہ جب لے چلے حرم کے تئیں
لگی یہ کہنے ستم کیشوں سے وہ پردہ نشیں
جفا تو ہو چکی ہم پہ گروہ دشمن میں
جفا و جور کے درجے سے ہے بقا کچھ اور

دیا جواب لعینوں نے اُن کو یہ سُن کر
پسر کسی کا موا ہم میں اور کسی کا پدر
عوض میں اُس کے جفا کچھ نہیں ہے یہ تم پر
جفا نہ سمجھو تم اس کو ہے جفا کچھ اور

جو بیٹا باپ کو آتا ہے باپ بیٹے کو یاد
تو ایک ایک کی خاطر کرے ہے یاں فریاد
زمیں پہ رہنے نہ دیں ہاشمی کی ہم بنیاد
عوض میں اُس کے نہیں ہم کو سوجھتا کچھ اور

اسی طرح تمھیں لے جائیں گے بر نزد یزید
تب اُس کے ہاتھ سے دیکھو گے تم جفائے شدید
تمھاری فائدہ رکھتی نہیں یہ گفت و شنید
غرض کہ کہتے ہو تم یاں ہے مدعا کچھ اور

قصاص میں تمھیں اپنے نہ جیتا چھوڑیں گے
نہ منھ کو قتل سے زین العبا کے موڑیں گے
تمھارے خون سے دامن کو سب نچوڑیں گے
نہ منھ تسلّی دل اپنی اس سوا کچھ اور

نہ کی حرم کی اُنھوں نے یہ تشنگی پہ نظر
کہ قطرہ آب سے ہو حلق خشک اُن کا تر
غذا کا ذکر تو کیا ہے بغیر خون جگر
ملی نہ عابدِ بیمار کو دوا کچھ اور

نت اُٹھ کے پیاس سے اُس کا بدن گیا ہے سوکھ
بغیر پانی کے ہو جائے خشک جیسے روکھ
لگے تھے جس گھڑی غربت میں اُس غریب کو بھوکھ
غمِ پدر کے بن اُس کو نہ تھی غذا کچھ اور

ہر ایک لعنتی کیا کیا نہ اُس سے بکتا تھا
جو کچھ کہے تھا کوئی منھ وہ اُس کا تکتا تھا
نہ نکلی اُس سے وہ از بس نہ بول سکتا تھا
بغیر پاؤں کی زنجیر کے صدا کچھ اور

نہ کوئی محرمِ حال اُس کا نہ کوئی ہمراز
سخن دلاسے کا اُس سے کرے نہ وہ دمساز
کہیں سے گوش تلک اُس کے پہنچی یہ آواز
نہ اُن نے طعن و تعرض سوا سُنا کچھ اور

www.emarsiya.com

سوال کرکے روانکا غرض وہ دشمن دیں　　کشاں کشاں گئے لے کر سوے یزید لعیں
نہ لے گئے وہ نکال ان سے اپنے دل کا کہیں　　سوائے لعن کے دُنیا سے بھیجنا کچھ اور
نہ کر بس آگے تو سوداؔ یہ ذکر رہ خاموش　　فلک کی پشت سے گذرا ہے سامعوں کا خروش
لہو ہر اِک کے جگر کا یہ مارتا ہے جوش
کہ اُن کی چشم سے جُز خونِ جگر بہا کچھ اور

www.emarsiya.com